روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 5/ اپریل 2011ء 1432ہجری 5شہادت 1390ہش جلد 61-96 نمبر 76

احساس ذمہ داری

حضرت ابوبکرؓ جب خلیفہ بنے تو ایک دن گھر میں غمگین بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ ملنے آئے تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا تم لوگوں نے مجھ پر یہ ذمہ داری ڈال دی ہے اور لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے کا بوجھ آن پڑا ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے کہا کیا آپ کو علم نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جب کوئی حاکم محنت کر کے صحیح فیصلہ کرتا ہے تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور اگر غلطی کرے تو اس کے لئے ایک اجر ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ نے بہت خوشی محسوس کی۔

(شعب الایمان بیہقی جلد6صفحہ 73دار الکتب العلمیہ بیروت)

تحریک جدید میں شمولیت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہو۔ میری اس تحریک پر آگے آجائے گا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔'' (خطبات محمود جلد 15 صفحہ 365)

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

روزنامہ الفضل کی حفاظت کریں

روزنامہ الفضل ہمارا جماعتی اخبار ہے جو جماعت احمدیہ کے احباب کی تربیت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دور میں 1913ء میں شروع ہوا اور 97 سال سے زائد عرصہ سے روزافزوں ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔

ہمارا اخبار دنیاوی آلائشوں سے بالاتر دینی اور دنیوی علوم کا خزانہ ہے، قومی امنگوں اور ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ الفضل میں حضرت مسیح موعود کے فرمودہ ملفوظات اور تحریرات کے علاوہ ڈھیروں مقدس حوالہ جات بھی شائع ہوتے ہیں۔ جن کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے الفضل کے پرچوں کی حفاظت اور ان کو ترتیب سے ریکارڈ میں رکھنا ہماری اولین ذمہ داری ہے۔

احباب جماعت کی دینی تعلیم وتربیت پر مشتمل یہ مواد احترام کا تقاضا کرتا ہے۔ اس کو ردی میں دوسرے اخبارات کے ساتھ فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو اور کسی الزام کا پیش خیمہ نہ بنے۔ امید ہے احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے اس کے ادب واحترام کو بھی ملحوظ خاطر رکھیں گے۔

حاکم ومحکوم کو فرائض ادا کرنے، عوام کو حکومت وقت کی فرمانبرداری اور باغیانہ روش سے بچنے سے متعلق دینی تعلیم

بغاوت پھیلانا اور امن میں خلل اندازی کرنا قتل سے بڑھ کر ہے

اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اطاعت وفرمانبرداری کا شیوہ اپناؤ خواہ کوئی حبشی غلام ہی تم پر حکمران کیوں نہ ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم اپریل 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے عالم اسلام کیلئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے احمدیوں کو اپنی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا مسلمان ملکوں کے بادشاہ یا حکمران اپنے عہدہ کا صحیح حق ادا کریں۔ اسی طرح عوام بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھیں اور اپنے ملکوں کو شدت پسندوں یا غیروں کی جھولی میں نہ گرائیں۔ ان ملکوں کے احمدی دعاؤں کی طرف توجہ دیں اور یہ عقل جس حد تک دونوں طرف کو دلا سکتے ہیں دلائیں کہ شدت پسندی کسی مسئلے کا حل نہیں ہے اور سب سے بڑا ہتھیار دعا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کل کیونکہ عوام حکومتوں کے خلاف سختی سے قدم اٹھانے کا جوش رکھتے ہیں اس لئے عوام کی حد تک میں آج بات کروں گا۔

حضور انور نے بعض احادیث پیش فرمائیں جو حکمرانوں کے غلط رویے کے باوجود عوام الناس یعنی مومنوں کو صبر کی تلقین کا حکم دیتی ہیں۔ فرمایا کہ ان احادیث میں امراء اور حکام کی بے انصافیوں اور خلاف شرع کاموں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے لیکن پھر بھی آپؐ نے یہ فرمایا کہ ان کے خلاف بغاوت کرنے کا تمہیں حق نہیں۔ حکومت کے خلاف مظاہرے، توڑ پھوڑ اور باغیانہ روش اختیار کرنے والوں کا طرز عمل خلاف شریعت ہے۔ بہرحال حدیث کی رو سے یہی ثابت ہے کہ تم نے اطاعت کرنی ہے سوائے اس کے کہ تم اعلانیہ ان کو کفر کرتے دیکھو یا تمہیں کفر پر مجبور کیا جا رہا ہو جس کے خلاف تمہارے پاس اللہ کی طرف سے دلیل ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اگر حاکم ظالم ہو تو اس کو برا نہ کہتے پھرو بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو۔ خدا اس کو بدل دے گا یا اسی کو نیک کر دے گا میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو، خدا کے حقوق بھی اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حکمرانوں سے اختلاف کی صورت میں وضاحت کرتے ہوئے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا شیوہ بناؤ۔ خواہ کوئی حبشی غلام ہی تم پر حکمران کیوں نہ ہو۔ جو لوگ میرے بعد زندہ رہیں گے وہ لوگوں میں بہت بڑا اختلاف دیکھیں گے۔ پس ایسے وقت میں میری اور میرے بعد آنے والے خلفاء راشدین کی سنت کو اختیار کرنا اور اس سے چمٹے رہنا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ تم میرے بعد ایسے حالات دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ بے انصافی ہوگی، تمہارے حقوق دبائے جائیں گے اور دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی اور ایسے امور دیکھو گے جنہیں تم ناپسند کرو گے۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ ایسے وقت میں آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ ایسے حکمرانوں کا حق انہیں دینا اور اپنا حق اللہ سے مانگنا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک احمدی نے جن شرائط پر حضرت مسیح موعود کی بیعت کی ہے ان میں یہ بھی ہے کہ جھوٹ، زنا، بدنظری، ہر ایک فسق وفجور، ظلم، خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم صرف عوام الناس کو حکم نہیں دیتا بلکہ حکمرانوں کو بھی یہی کہتا ہے کہ اپنے اقتدار پر تکبر کر کے ملک میں فساد پیدا نہ کرو، عوام کے حقوق تلف نہ کرو، امیر اور غریب کے فرق کو اتنا نہ بڑھاؤ کہ عوام میں بے چینی پیدا ہو جائے اور اس کے نتیجہ میں پھر بغاوت کے حالات پیدا ہوں اور اس طرح تم اپنے اس عمل کی وجہ سے بھی خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آؤ۔ پس اس میں تقویٰ پر چلنے کی ضرورت ہے۔ حکمران اور عوام دونوں اگر اس اصل کو پکڑیں گے تو کامیاب ہوں گے۔ حضور انور نے آخر پر مکرمہ امۃ الودود صاحبہ اہلیہ مکرم سید عبدالحیٔ صاحب ناظر اشاعت ربوہ، مکرم محمد سعید اشرف صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب لاہور، مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ اوہائیو امریکہ اور مکرم نعیم احمد وسیم صاحب امریکہ کی وفات پر ان تمام مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

مشعل راہ

نمائندگان شوریٰ کی ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 24مارچ 2006ء میں فرمایا

اب میں نمائندگان سے بھی چند باتیں کہنا چاہتا ہوں۔شوریٰ کی نمائندگی ایک سال کے لئے ہوتی ہے۔یعنی جب شوریٰ کا نمائندہ منتخب کیا جاتا ہے تو اس کی نمائندگی اگلی شوریٰ تک چلتی ہے جب تک نیا انتخاب نہیں ہو جاتا۔صرف تین دن یا دو دن کے اجلاس کے لئے نہیں ہوتی۔شوریٰ کے نمائندگان کے بعض کام مستقل نوعیت کے اور عہدیداران جماعت کے معاون کی حیثیت سے کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے مستقلاً اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

پھر نمائندگان یہ بھی یاد رکھیں کہ جب مجلس شوریٰ کسی رائے پر پہنچ جاتی ہے اور خلیفۂ وقت سے منظوری حاصل کرنے کے بعد اس فیصلے کو جماعتوں میں عملدرآمد کرنے کے لئے بھجوا دیا جاتا ہے۔تو یہ نمائندگان کا بھی فرض ہے کہ اس بات کی نگرانی کریں اور اس پر نظر رکھیں کہ اس فیصلے پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا اور اس طریق کے مطابق ہو رہا ہے جو طریق وضع کر کے خلیفہ وقت سے اس کی منظوری حاصل کی گئی تھی۔ نمائندگان شوریٰ چاہے وہ انتظامی عہدیدار ہیں یا عہدیدار نہیں ہیں اگر اس سوچ کے ساتھ کئے گئے فیصلوں کی نگرانی نہیں کرتے اور وقتاً فوقتاً مجلس عاملہ میں نتائج کے حاصل ہونے یا نہ ہونے کا جائزہ نہیں لیتے تو ایسے نمائندگان اپنا حق امانت ادا نہیں کر رہے ہوتے۔اور اگر یہاں اس دنیا میں یا نظام جماعت کے سامنے، خلیفۂ وقت کے سامنے اگر بہانے بنا کر بچ بھی جائیں گے تو اللہ اور اس کے رسول نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگ ضرور پوچھے جائیں گے جو اپنی امانتوں کا حق ادا نہیں کرتے۔پس اس اعزاز کو کسی تفاخر کا ذریعہ نہ سمجھیں۔ بلکہ یہ ایک ذمہ داری ہے اور بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

اگر باوجود توجہ دلانے کے پھر بھی مجلس عاملہ یا عہدیداران توجہ نہیں دیتے اور اپنے دوسرے پروگراموں کو زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے اور شوریٰ کے فیصلوں کو درازوں میں بند کیا ہوا ہے، فائلوں میں رکھا ہوا ہے تو پھر نمائندگان شوریٰ کا یہ کام ہے کہ مجھے اطلاع دیں۔اگر مجھے اطلاع نہیں دیتے تو پھر بھی امانت کا حق ادا کرنے والے نہیں ہیں، بلکہ اس وجہ سے مجرم بھی ہیں۔

............پھر شوریٰ کے نمائندگان اور عہدیداران کو چاہے وہ مقامی جماعتوں کے ہوں یا مرکزی انجمنوں کے ہوں ایک بات یہ بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جماعت کی نظر میں آپ جماعت کا ایک بہترین حصہ ہیں جن کے سپرد جماعت کی خدمت کا کام کیا گیا ہے۔اور آپ لوگوں سے یہ امید اور توقع کی جاتی ہے کہ آپ کا معیار ہر لحاظ سے بہت اونچا ہوگا اور ہونا چاہئے۔ چاہے وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں ہو، عبادت کرنے کی طرف توجہ دینے کے بارے میں ہو، یا بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں ہو یا خلیفہ وقت سے تعلق اور اطاعت کے بارے میں ہو۔اس لئے نمائندگان اور عہدیداران کو اس لحاظ سے بھی اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ وہ کس حد تک اپنی عبادتوں کے قیام کی کوشش کر رہے ہیں۔جیسا کہ مَیں بتا آیا ہوں کہ عبادت ایک بنیادی چیز ہے جس کو نمائندگی دیتے ہوئے مدنظر رکھنا چاہئے اور ایک عام (۔) کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ عبادت گزار ہو۔

پھر بندوں کے حقوق ہیں۔نمائندگان اور عہدیداران کو اپنے دلوں کو ہر قسم کی برائیوں اور رنجشوں سے پاک کرنا ہوگا، لین دین کے معاملے میں بھی ان کے ہاتھ بالکل صاف ہونے چاہئیں۔ ہمسایوں کے حقوق کے بارے میں بھی ان کے ہاتھ بالکل صاف ہونے چاہئیں۔

پھر ایک اور بات جس کی طرف نمائندگان شوریٰ اور دوسرے کارکنان کو توجہ دلانی چاہتا ہوں، وہ خلیفۂ وقت کی اطاعت ہے۔جیسا کہ مَیں پہلے بھی بتا آیا ہوں کہ شوریٰ کے فیصلوں پر عملدرآمد کروانا نمائندگان شوریٰ اور عہدیداران کا کام ہے۔اور کیونکہ یہ فیصلے خلیفۂ وقت سے منظور شدہ ہوتے ہیں اس لئے اگر ان پر عملدرآمد کروانے کی طرف پوری توجہ نہیں دی جا رہی تو غیر محسوس طریقے پر خلیفہ وقت کے فیصلوں کو تخفیف کی نظر سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اطاعت کے دائرے کے اندر نہیں رہ رہے ہوتے جبکہ جن کے سپرد ذمہ داریاں کی گئی ہیں ان کو تو اطاعت کے اعلیٰ نمونے دکھانے چاہئیں جو کہ دوسروں کے لئے باعث تقلید ہوں۔

ایک بات مَیں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں، شوریٰ کے ممبران کے لئے دوبارہ یاد دہانی کروا رہا ہوں کہ شوریٰ کی بحث کے دوران جب اپنی رائے دینا چاہتے ہیں تو رائے دینے سے پہلے اس تجویز کے سارے اچھے اور برے پہلوؤں کو دیکھتے ہوئے اپنی رائے دیں نہ کہ کسی دوسرے رائے دینے والے کے فقرہ کو اٹھا کر جوش میں آجائیں۔سمجھ بوجھ رکھنے والی شرط بھی اسی لئے رکھی گئی ہے کہ ہوش و حواس میں رہتے ہوئے رائے دیں۔اور دوسری بات یہ کہ اظہار رائے کے وقت کسی کے جوشِ خطابت سے متاثر ہو کر اس طرف نہ جھک جائیں۔ یا اپنی کسی پسندیدہ شخصیت کی رائے سن کر اس پر صاد نہ کر دیں، اس کی بات نہ مان لیں۔ بلکہ رائے کو پرکھیں اور اگر معمولی اختلاف ہو تو بلا وجہ کج بحثی کی ضرورت نہیں ہوتی۔لیکن اگر واضح فرق ہو، آپ کے پاس زیادہ مضبوط دلیلیں ہوں یا دوسرے کی دلیل زیادہ اچھی ہو تو ضروری نہیں وہاں کسی رائے دینے والے سے تعلق کا اظہار کیا جائے۔

(روزنامہ الفضل 24اپریل 2006ء)

تقریب تقسیم انعامات سہ ماہی اول 11-2010

(زیر اہتمام مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 12 مارچ 2011ء کو بعد نماز عصر بمقام ایوان محمود تقریب تقسیم انعامات سہ ماہی اول نومبر 2010ء تا جنوری 2011ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم امین الرحمٰن صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔حاضرین کی کل تعداد 144 تھی پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔عہد اطفال الاحمدیہ دہرانے اور نظم کے بعد مکرم صباح الظفر عمر صاحب نائب ناظم اطفال مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی نے سہ ماہی اول کی کارگزاری رپورٹ تحدیث نعمت کے طور پر پیش کی۔

ربوہ میں اطفال کی کل تعداد 3410 ہے۔دوران سہ ماہی ایک فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔مستحق اطفال میں 180 گرم جرسیاں تقسیم کی گئیں۔ 20ہزار 570 روپے کی مالی امداد کی گئی۔نماز فجر کے بعد کل 13/اجتماعی وقار عمل کروائے گئے۔اوسطاً 966۔اطفال نے حصہ لیا۔ایک ہفتہ وقار عمل بھی منایا گیا اور 769 نئے پودے بھی لگائے۔ دوران سہ ماہی مقابلہ تلاوت کروایا گیا اس مقابلہ میں 105 اطفال شامل ہوئے اس کے علاوہ قرآن کریم کو خوش الحانی سے پڑھنے کا شوق پیدا کرنے کی غرض سے ایک ''محفل تحسین قراءت'' کا انعقاد بھی کیا گیا۔''آل ربوہ بیڈمنٹن وٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ'' منعقد کروایا گیا۔ دوران سہ ماہی ایک حلقہ نے ''صنعتی نمائش'' کا انعقاد بھی کیا جس میں اطفال نے اپنے ہاتھوں سے بنے ہوئے مختلف ماڈلز رکھے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کی اس مساعی کو قبول فرماتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

اس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے حاضرین اور اطفال سے خطاب فرمایا جس میں نماز باجماعت کی اہمیت کو حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں بیان کیا اور نمایاں اعزاز پانے والے حلقہ جات اور اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔حلقہ جات میں دارالیمن غربی شکر نے اول، دارالنصر وسطی نے دوم اور دارالیمن شرقی صادق نے سوم پوزیشن حاصل کی۔اس کے علاوہ بلاک لیڈر یمن اور بلاک لیڈر علوم (الف) کو خصوصی کارکردگی پر انعامات دیئے گئے۔

تقریب کے آخر پر ناظم صاحب اطفال مکرم صغیر احمد شاہد صاحب نے مہمان خصوصی، مہمانان اور تمام حاضرین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے دعا کروائی اس طرح یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ بعد دعا تمام مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

(رپورٹ اے۔ طاہر)

ہجرت

موت کا خوف نہیں تھا موت تو ایک کھلونا تھا
جو قیدِ تنہائی تھی اس بات کا رونا تھا
جس حُجرے میں بیٹھ کے ہم نے برسوں شعر کہے
اُس حُجرے کو چھوڑ کے قدسیؔ دُکھ تو ہونا تھا

(عبدالکریم قدسیؔ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نیکیوں کی تلقین کرنی ہوگی اور برائیوں سے دوسروں کو روکنا ہوگا

ایک مومن سب سے پہلے یہ دیکھے گا کہ جس بات کی مَیں نصیحت کرنے جا رہا ہوں کیا یہ نیکی مجھ میں ہے؟ جس برائی سے مَیں روکنے جا رہا ہوں کیا یہ برائی مجھ میں تو نہیں

قول اور فعل کا جو تضاد ہے اس کو خداتعالیٰ نے بھی اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے بھی ناپسند فرمایا ہے

(حدیثِ نبویؐ کے حوالہ سے نہایت اہم نصائح)

مکرم رشید احمد بٹ صاحب ابن مکرم میاں محمد صاحب مرحوم (لاہور) کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4 فروری 2011ء بمطابق 4 تبلیغ 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ آل عمران آیت 111 کی تلاوت کی اور فرمایا۔

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ اُن کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ اُن میں مومن بھی ہیں مگر اکثر ان میں سے فاسق لوگ ہیں۔

یہ آیت جو آپ نے ابھی سنی، اس کے بارے میں پہلے بھی مختلف موقعوں پر بیان کر چکا ہوں۔ لیکن یہ ایک ایسا مضمون ہے، ایک ایسی نصیحت ہے، ایک ایسی یاددہانی ہے جس کا بار بار ذکر ہونا چاہئے اور مختلف زاویوں سے ذکر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایمان لانے والوں کے لئے، ایسے لوگوں کے لئے جو صرف ایمان کا دعویٰ ہی نہیں کرتے بلکہ اپنے ایمان کی حفاظت کرنے والے ہیں، اپنے ایمان کی حفاظت کرتے ہوئے اس میں مضبوطی پیدا کرتے چلے جانے والے ہیں۔ اپنے ایمان کی حفاظت اور اس کی مضبوطی کے ساتھ ساتھ اپنی نسلوں کے ایمان کی حفاظت اور اس کی مضبوطی کے لئے بھی کوشاں رہتے ہیں۔ اور پھر صرف اپنی اور اپنے اہل و عیال کے ایمان کی حفاظت اور اس میں مضبوطی کی کوشش ہی نہیں کرتے بلکہ اپنے ماحول میں رہنے والے ہر مذہب کے ماننے والے بلکہ لامذہبوں کو بھی اس لئے نصیحت کرتے ہیں کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر نیکیاں بجالانے والے ہوں اور ایمان لانے والے بنیں، اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑی ذمہ داری مومنوں پر ڈالی ہے۔ وہ مومن جن کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور عاشقِ صادق کو مان کر اللہ تعالیٰ پر اپنے مضبوط ایمان کا اظہار کیا ہے۔ پس............جنہوں نے قرآنِ کریم کے احکامات اور ارشادات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو ہمیشہ سامنے رکھا اور شریعت اور قرآنی احکامات کو اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے کی کوشش کی تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن سکیں اور اس میں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب بھی ہوئے، اس زمانے میں ہم احمدیوں کا فرض ہے جو قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل اور مضبوط ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنے کے لئے اور قرآنی احکامات کو اپنے پر لاگو کرنے کے لئے زمانے کے امام مسیح موعود کی بیعت کی ہے کہ ہم اپنے جائزے لیں کہ ہم کس حد تک خیرِ .... ہونے کا حق ادا کر رہے ہیں۔ ہم کس حد تک انسانوں کے فائدے کے لئے ان کا درد دل میں رکھنے کا حق ادا کر رہے ہیں۔ ہم کس حد تک اپنے قول کے ساتھ ساتھ اپنے عمل سے نیک باتوں کی تلقین کر رہے ہیں۔ ہم کس حد تک اپنے عمل اور نصائح سے دنیا کو برائیوں سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ جائزے ہم اپنی طرف سے کسی قسم کا خودساختہ معیار بنا کر نہیں لے سکتے۔ یہ جائزے ہمیں اس معیار کو سامنے رکھتے ہوئے لینے ہوں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے مقرر فرمایا۔ اس کا میں آگے جا کے ذکر کروں گا۔ اور جب تک ہم یہ جائزے لیتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے ہم ترقی کے راستے پر گامزن رہیں گے، انشاء اللہ۔

قوموں کا زوال ہمیشہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب وہ خودساختہ معیاروں کو سامنے رکھتے ہیں، جب وہ ہوا و ہوس میں گرفتار ہو جاتے ہیں، جب وہ بنیادی مقصد کو بھول جاتے ہیں۔ قرآنِ کریم نے گزشتہ انبیاء کا ذکر کر کے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ سابقہ قوموں نے جب اپنی تعلیم کو بھلا دیا، جب اپنے مقصد سے روگردانی کرنی شروع کر دی تو پھر یا تو وہ تباہ ہو گئیں یا اُن میں اتنا بگاڑ پیدا ہو گیا کہ اصل تعلیم کی جگہ بدعات اور لغویات اُن میں رائج ہو گئیں جو روحانی اور اخلاقی تباہی ہے۔ برائیاں ان کی نظر میں اچھائیاں بن گئیں۔ پاکیزگی اور حیا اُن کی نظر میں فرسودہ تعلیم بن گئی۔ مذہب کی خودساختہ تشریحات ہونے لگیں۔ انہوں نے اپنے انبیاء کی تعلیم کو ہی بدل کر رکھ دیا۔ انبیاء کی تعلیم کے نام پر غلط اور اپنی مرضی کی تعلیم اُن کتب کا حصہ بنا دی گئی جو انبیاء کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کا تقدس بھی باقی نہیں رہا اور نہ ہی انبیاء کا اور روحانی لحاظ سے وہ مردہ ہو گئیں۔

یہی حال آپ دیکھیں آج کل مغرب میں بسنے والی قوموں کا ہے۔ اس کے علاوہ اسلام سے پہلے کے اور جتنے بھی مذہب اپنے آپ کو کسی سے منسوب کرتے ہیں اُن کا بھی یہی حال ہے۔ مسلمانوں پر خدا تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے اپنے وعدے کے مطابق اس آخری شرعی کتاب کی حفاظت فرمائی۔

............اب اس آیت میں جن باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہ ایسی باتیں ہیں جو اگر ہم میں موجود ہوں اور اگر ہم ان کی (۔) کرنے والے ہوں تو یہ ہر پاک فطرت کی توجہ اپنی

طرف کھینچنے والی ہوں گی۔ یہ ضروری نہیں کہ ایسی (۔) کی جائے جو صرف مذہبی مسائل کے لئے ضروری ہے۔ یہ باتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں جو ایک دنیادار کو بھی اپنی طرف کھینچیں گی چاہے وہ کسی بھی مذہب کا ماننے والا ہو بشرطیکہ وہ اخلاقی قدروں کی خواہش رکھتا ہے۔ اُس کے اندر ایک پاک فطرت ہے جو اچھے اخلاق کو چاہتی ہے، اچھی باتوں کو چاہتی ہے۔ بلکہ لامذہب اور دہریہ بھی اچھے اخلاق کو اچھا ہی کہیں گے۔ اچھی باتوں کو اچھا کہنے والے ہوں گے اور بری باتوں کو برا کہیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنی اس ذمہ داری کو سمجھو اور دنیا کے فائدے کے لئے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نیکیوں کی تلقین کرو اور برائیوں سے روکو۔ حقوق العباد ادا کرنے کی طرف توجہ دلاؤ اور حقوق العباد کے غصب کرنے والوں سے بیزاری کا اظہار کر کے ایسا عمل کرنے والوں کو توجہ دلاؤ، اُن کو روکو۔ لیکن یہ سب کچھ کرنے سے پہلے، جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا، ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہوگی۔ اپنے اندر کے نظام کو ہم درست کریں گے تو ہماری باتوں کا بھی اثر ہوگا۔ اور اپنے اندر کے نظام کو درست کرنے کے لئے ہمیں ہر وقت یہ پیشِ نظر رکھنا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی میرے ہر قول اور فعل پر نظر ہے، میرے ہر عمل کو وہ دیکھ رہا ہے۔ دنیا کو تو میں نے پہلے صرف دنیاوی اخلاق سکھاتے ہوئے نیکی کی تلقین کرنی ہے اور برائی کی پہچان کروا کر اس سے روکنا ہے لیکن مَیں نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت بھی کرنا ہے کہ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہ کہ یہ نصیحت کرنے والے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے ہوتے ہیں اور اللہ پر ایمان اس وقت حقیقی ہوگا جب اللہ تعالیٰ کی رضا اور اللہ تعالیٰ کی محبت سب رضاؤں اور محبتوں سے زیادہ شدید ہوگی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (۔)(البقرہ:166) اور جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔ انسان کو جس چیز سے محبت ہوتی ہے اس کا وہ سب سے زیادہ خیال رکھتا ہے۔ پس جب ایمان کا دعویٰ ہو تو اللہ تعالیٰ سے محبت بھی سب سے زیادہ مقدم ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ سے محبت ہو تو اس کے احکام پر عمل بھی سب سے زیادہ اہمیت اختیار کر لیتا ہے۔ پس جب ہم اپنے جائزے لیں تو پھر احساس ہوتا ہے کہ .... ہونا صرف ایمان لانے کا اعلان کرنا نہیں ہے۔ اسی سے ہمارا مقصد پورا نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں قدم بڑھانے سے .... میں شمار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نیکیوں کی تلقین کرنی ہوگی اور برائیوں سے دوسروں کو روکنا ہوگا۔ پھر ہم .... کہلا سکتے ہیں اور اس صورت میں جب ایک مومن آگے قدم بڑھائے گا تو ایک حقیقی مومن سب سے پہلے یہ دیکھے گا کہ جس بات کی میں نصیحت کرنے جا رہا ہوں کیا یہ نیکی مجھ میں ہے؟ جس برائی سے مَیں روکنے جا رہا ہوں کیا یہ برائی مجھ میں تو نہیں؟ وہ سوچے گا کہ ایک طرف تو ایمان کی وجہ سے میرا اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ ہے اور جن سے محبت کا دعویٰ ہو اُن کے سامنے تو انسان اپنے تمام حالات کو ویسے ہی ظاہر کر دیتا ہے۔ ہر راز کی بات ایک دوسرے کو پتہ لگ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ تو وہ محبوب ہے جو عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ اس کو بتانے کی ضرورت نہیں وہ تو مخفی اور ظاہر سب علم رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ایک طرف تم ایمان کا دعویٰ کرتے ہو، محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور دوسری طرف مَیں جو تمہارے دلوں کو جانتا ہوں، میں نے تو اس میں کھوٹ دیکھا ہے یا میں کھوٹ دیکھ رہا ہوں۔ تم جو کہہ رہے ہو وہ کر نہیں رہے۔

پس اگر ایک حقیقی مومن کو اللہ تعالیٰ کی اس بات پر یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ دیکھنے والا ہے، وہ عالم الغیب والشہادۃ ہے تو اس کا اندرونی خود حفاظتی کا جو خودکار نظام ہے وہ اُسے راہِ راست پر لے آئے گا بشرطیکہ ایمان ہو۔ پس ہم میں سے اگر کسی کا یہ خود حفاظتی کا خودکار نظام مؤثر نہیں تو ہمیں فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے ایمان کا وہ معیار نہیں جو ہونا چاہئے۔ ہر بدی ہر معاشرتی برائی ہمیں آئینہ دکھا رہی ہوتی ہے۔ لیکن یہ آئینہ بھی اس وقت نظر آئے گا جب اللہ تعالیٰ کی محبت کی دل میں تڑپ ہوگی۔ اگر یہ احساس نہ ہو، اللہ تعالیٰ کی محبت غالب نہ ہو اور معاشرے اور دنیاداری کا زیادہ غلبہ ہو تو پھر برائیوں اور اچھائیوں کے معیار بدل جاتے ہیں۔

جماعت کی بعض روایات ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اور خلفاء نے مختلف وقتوں میں (۔) تعلیمات کی روشنی میں ان کو جماعت میں قائم کیا ہے۔ بعض باتوں کو جماعت میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے سختی بھی کی گئی اور کی جاتی ہے۔ اس لئے کہ ایک حقیقی مومن کا مقصدِ زندگی معروف پر عمل کرنا ہے۔ نیکیوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر نہ ہی وہ نیکیوں کی تلقین کر سکتا ہے اور نہ ہی برائیوں سے روک سکتا ہے۔ پس جب زمانے کے امام کے ساتھ اس لئے منسوب ہوئے کہ ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں گے اور خیرِ .... بننے کی کوشش کریں گے تو پھر دنیاداری تو چھوڑنی پڑتی ہے۔ خود ساختہ نیکیوں کے معیار نہیں بن سکتے۔ بلکہ نیکیوں کے معیار وہی بنیں گے جو (۔) کی تعلیم کی روشنی میں اس زمانے میں حضرت مسیح موعود نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے ہدایت پا کر سکھائے ہیں۔ اور آپ نے ان کو جماعت میں رائج کرنے کی کوشش فرمائی ہے، تلقین فرمائی ہے۔ یہ ایک بہت اہم چیز ہے، ایک بہت اہم بات ہے جسے ہر احمدی کو سمجھنا چاہئے۔

گزشتہ دنوں ایک جماعت میں خلافِ تعلیم سلسلہ ایک شادی پر بعض حرکات ہوئیں جس کی وجہ سے میں نے اُن لوگوں کے خلاف تعزیری کارروائی کی۔ اُن میں سے بعض ایسے تھے جو دین کا اتنا علم نہیں رکھتے تھے، روایات سے بھی واقفیت نہیں تھی گو کہ یہ کوئی عذر نہیں ہے۔ ہر احمدی کو اپنے حقیقی ایمان کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور اس کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن اُن میں سے بعض ایسے بھی تھے جو دین کا علم بھی رکھتے ہیں، جماعت کی خدمت کرنے والے بھی ہیں، جماعتی روایات اور تعلیمات کو جاننے والے بھی ہیں۔ انہوں نے بھی اُس شادی میں شامل ہو کر مداہنت دکھائی، کمزوری دکھائی اور برائی سے روکنا تو ایک طرف رہا وہاں بیٹھ کر وہ سب کچھ دیکھتے رہے جو لغویات ہوتی رہیں اور بجائے اس کے کہ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَر پر عمل کرتے اُس برائی کا حصہ بن گئے اور بعد میں مجھے لکھ دیا کہ ہم تو اُن کی اصلاح کے لئے شامل ہوئے تھے۔ یہ عجیب اصلاح ہے کہ نہ اُن لوگوں کو برائی سے روکنے کی طرف توجہ دلائی، نہ نیکی کی تلقین کی اگر کوئی نیکی کی تلقین کی بھی تو مختلف موضوع پر۔ یہ عجیب اصلاح ہے کہ برائی کسی اور قسم کی ہو رہی ہے، اسے دیکھ کر تو اس میں شامل ہو رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ نیکی کی تلقین کی، جو پتہ نہیں حقیقت میں کی بھی گئی کہ نہیں کی گئی لیکن اگر کی بھی تھی تو اس برائی کو روکنے کے لئے نہیں کی گئی بلکہ اور قسم کی نیکیوں کی تلقین کی جاتی رہی۔ یہ تو ایسے ہی ہے جیسے کسی چور کو چوری کرتے ہوئے دیکھ لیں اور اسے روکنے کی بجائے، اسے پکڑنے کی بجائے، کسی کا نقصان ہونے سے بچانے کی بجائے اُس چوری میں اُس کی مدد کر دیں اور پھر بعد میں اس سے کہہ دیں کہ سچ بولنا بڑی اچھی بات ہے۔ سچ بولنا تو یقیناً اچھی بات ہے لیکن اُس وقت نیکی کی تلقین یا اس برائی سے روکنا چور کو چوری سے باز رکھنا تھا۔ پس اگر حضرت مسیح موعود پر ایمان ہے تو ایک احمدی کو معاشرے سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ دین کو مقدم رکھنا ضروری ہے۔ آپ نے تو اپنی اولاد اور اپنے ماننے والوں کے لئے یہ دعا کی ہے کہ رعبِ دجال ان پر نہ آئے۔ تو مغرب میں رہنے والے اگر اس رُعبِ دجال کے اندر آ گئے تو پھر رہ کیا گیا۔ یہ جو واقعہ ہوا اس میں بہت سے لوگ ملوث تھے جیسا کہ میں نے کہا تو مجھے یہ کہا گیا کہ بہت سارے لوگ ہیں اس سے جماعت میں بے چینی پیدا ہو جائے گی۔ اُن کو میں نے یہی جواب دیا تھا کہ سزا تو بہرحال ملے گی۔ اگر جماعت میں بے چینی پیدا ہوتی ہے، کچھ لوگ ٹوٹتے ہیں، جاتے ہیں تو بیشک چلے جائیں مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ لیکن ہوگا وہی جو (۔) ہمیں سکھاتا ہے، جس کی تعلیم ہمیں حضرت مسیح موعود نے دی ہے، برائیوں اور لغویات سے بچنا۔

قول اور فعل کا جو تضاد ہے اُس کو خدا تعالیٰ نے بھی اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے بھی ناپسند فرمایا ہے۔ پہلے بھی میں کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں، مجھ سے پہلے خلفاء بھی کہہ چکے ہیں کہ اس قسم کی شادیوں اور فنکشنوں پر سے احمدیوں کو اگر وہ کسی احمدی کے گھر میں ہو رہے ہیں تو اٹھ کر آ جانا چاہئے۔ ورنہ یہ بزدلی ہے اور معاشرے کی محبت کا اللہ تعالیٰ کی محبت پر حاوی ہونا ہے اور یہ عمل اُس برائی کی مدد کرنے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس بات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پیش کرنا چاہتا ہوں جس سے پتہ چلتا ہے کہ ایک مومن کا معیار کیا ہونا چاہئے؟ اس حدیث کو پڑھ کر خوف سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ چار خصلتیں ہیں جس میں ہوں وہ پورا منافق ہے۔ اور جس میں ان خصلتوں میں سے ایک خصلت ہو اُس میں نفاق کی بھی ایک ہی خصلت ہوگی جب تک وہ اسے نہ چھوڑ دے۔ اُن خصلتوں میں سے پہلی بات یہ ہے کہ اگر اُس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ خیانت کرتا ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ تیسری بات یہ کہ جب عہد کرتا ہے تو عہد شکنی کرتا ہے۔ اور چوتھی بات یہ کہ جب جھگڑتا ہے تو گالی بکتا ہے۔

(صحیح بخاری۔کتاب الایمان۔باب علامة المنافق)

حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب جنہوں نے جماعت میں صحیح بخاری کی کچھ شرح لکھی تھی۔ وہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ ’’ایمان کی بحث میں نفاق کا ذکر لانے سے بھی وہی مقصود ہے جو کفر اور شرک اور ہر قسم کی بداعتدالی اور ناشائستگی کے ذکر کرنے سے ہے۔ یعنی نفاق بھی ایمان کو ناقص کرنے والا ہے‘‘۔ پھر لکھتے ہیں کہ ’’جیسے جیسے کسی شخص میں ان علامتوں میں سے کوئی علامت پائی جائے گی ویسے ویسے اس میں نفاق زیادہ اور ایمان کم ہوتا جائے گا۔ نفاق کے معنی ہیں باطن کا ظاہر کے ساتھ مطابق نہ ہونا‘‘۔ (یعنی دل میں کچھ اور ہونا اور ظاہر میں کچھ ہونا) ’’یا واقعہ کے خلاف ہونا‘‘۔ (کہ حقیقت کچھ اور ہو اور بیان کچھ اور کیا جائے)۔ ’’اور نفاق کی جو علامتیں آپؐ نے بتلائی ہیں وہ اس کی صحیح تفسیر ہیں۔ جھوٹ میں انسان کا قول، وعدہ خلافی میں انسان کا فعل اور خیانت اور غداری میں اس کی نیت یہ سب واقعہ کے خلاف ہوتے ہیں۔ معاہدہ توڑنا اور گالی دینا یہ بھی واقعہ کے خلاف کرنا ہے۔ غرض یہ موٹی موٹی مثالیں ہیں نفاق کی حقیقت بیان کرنے کے لئے۔ دل میں ایمان نہ ہو زبان پر ہو، یہ بھی حقیقتِ حال کے خلاف ہے۔ یا ایمان ہو مگر اقرار نہ ہو یہ بھی واقعہ کے خلاف ہے‘‘۔ (بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ مسیح موعود کو بڑا اچھا سمجھتے ہیں، لیکن دنیا کے سامنے اس کا اقرار نہیں کر سکتے تو یہ بھی نفاق ہے) ’’یا ایمان ہو اور عملاً اس کی تصدیق نہ ہو‘‘ (ایمان بھی لاتے ہوں لیکن عمل اس کے خلاف ہوں اس تعلیم کے خلاف ہوں) ’’یہ بھی نفاق ہے۔ غرض جو بات بھی یہ رنگ رکھے گی وہ نفاق ہوگا‘‘۔ یہ معنی ہیں نفاق کے۔

(ماخوذاز شرح صحیح بخاری۔ مرتبہ حضرت سید ولی اللّٰہ شاہ صاحب۔ جلد اوّل صفحہ 81)

یہ برائیاں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں کھول کر بیان فرمائیں اس زمانے میں ہمیں بہت زیادہ نظر آتی ہیں۔ اور معاشرے کے زیرِ اثر یقیناً ہم میں سے بھی بعض ان میں سے کسی نہ کسی کا شکار ہیں یا ہو رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ان میں سے کسی ایک کا بھی ہونا دل کے ایک حصہ کو نفاق میں مبتلا کر دیتا ہے۔ شاید انہی برائیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ ’’آنحضرتؐ کے زمانے میں جو منافق تھے اگر وہ اس زمانے میں ہوتے تو بڑے بزرگ اور مومن سمجھے جاتے کیونکہ شر جب بہت بڑھ جاتا ہے تو اس وقت تھوڑی سی نیکی کی بھی بڑی قدر ہوتی ہے۔ وہ لوگ جن کو منافق کہا گیا ہے اصل میں وہ بڑے بڑے صحابہ کے مقابل پر منافق تھے‘‘۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کو مان کر ہمارے معیار عام (۔) سے اونچے ہونے چاہئیں۔ ہمارے لئے اس زمانے کے کمزور ایمان والے یا بعض باتوں میں کمزوریاں دکھانے والے اسوہ نہیں ہیں بلکہ وہ صحابہ اسوہ ہیں جو اعلیٰ معیار پر پہنچے ہوئے تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے جنت کی اور اپنی رضا کی خوشخبریاں دی ہیں۔ پس ہم نے وہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہیں۔

ہماری امانت کے معیار بہت اعلیٰ ہونے چاہئیں۔ قومی امانتیں ہوں، جماعتی امانتیں ہوں یا ذاتی امانتیں ہوں ہم نے ہر ایک کا حق ادا کرنا ہے۔ ہم کسی سرکاری دفتر میں کام کر رہے ہیں تو قطع نظر اس کے کہ ساتھ کا عملہ کیا عمل دکھا رہا ہے ہمارا اپنا امانت کا معیار ہونا چاہئے جو دوسروں سے ممتاز کرنے والا ہو۔ پرائیویٹ کمپنیوں میں کام کر رہے ہیں تو وہاں ایک احمدی کا نمونہ ہو جو دوسروں سے ممتاز کر رہا ہو۔ آج ہم بڑے فخر سے غیروں کو بتاتے ہیں کہ احمدی کا امانت کا معیار دوسروں سے بہتر ہے۔ لیکن صرف یہ بہتر ہونا کوئی فخر کی بات نہیں ہے بلکہ فخر کی بات یہ ہے کہ اعلیٰ ترین معیار ہو۔ تیسری دنیا کے ملکوں میں جہاں ترقی کی رفتار نہ ہونے کے برابر ہے بلکہ بعض جگہ تو منفی رفتار ہے، وہاں یہی وجہ ہے کہ ہر شعبے میں اور ہر جگہ پر اور ہر سطح پر امانت میں خیانت کی جا رہی ہے مثلاً پاکستان کو یہ تو بڑا فخر ہے کہ ہم (۔) ملک ہیں لیکن اب جو نئے اعداد و شمار آئے ہیں، کرپشن کرنے والے ممالک میں اس کا نمبر پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ اسی طرح بعض اور (۔) ممالک ہیں یا بعض ممالک کے (۔) ہیں جن کے ہاتھ میں اختیارات ہیں لیکن خیانت میں بڑھے ہوئے ہیں اور بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ تو کیا صرف (۔) ہونے سے .... بن جائیں گے؟ کیا صرف (۔) قوانین نافذ کرنے کا اعلان کرنے سے .... بن جائیں گے؟

......پس امانت کے معیار قائم کرنے کے لئے اور اس امانت کی حفاظت کرنے کے لئے جس کے امین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے ایک احمدی ہی ہے جو صحیح حق ادا کر سکتا ہے اور حق ادا کرنا چاہئے تا کہ خیرِ .... میں شمار ہوں۔ اس بگڑے ہوئے معاشرے میں یہ حق اپنے نمونے قائم کرکے اور ماحول کو نصیحت کر کے ادا ہوگا۔ آنحضرتؐ جس امانت کو لے کر آئے تھے اور جو دنیا کو خدا تعالیٰ کا توحید کا پیغام پہنچانا تھا، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی تھی تو یہ امانت ہے جو ایک احمدی کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ پس آج احمدی اس امانت کا بھی سب سے بڑھ کر امین ہونا چاہئے۔ اور اس مقصد کے لئے سب سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح سے اس امانت کے حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کر کے اس امانت کا حق ادا ہوگا۔ اپنے بچوں کی تربیت کر کے اس امانت کا حق ادا ہوگا تا کہ ان حقوق کی ادائیگی کی روح اگلی نسلوں میں بھی منتقل ہوتی چلی جائے۔

پھر آنحضرتؐ نے منافق کی ایک نشانی یہ بتائی ہے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ جو بات کرے گا اس میں جھوٹ کی ملونی ہوگی۔ جھوٹ بولنے والے کے لئے کتنی خطرناک تنبیہ ہے اور اگر دیکھیں تو یہ قول و فعل کا تضاد ہے اور یہ تضاد ہی منافقت ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ پر ایمان کا دعویٰ ہے دوسری طرف جھوٹ ہے۔ گویا جھوٹ کو خدا تعالیٰ کے مقابلے پر لا کھڑا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے جھوٹ اور بُت پرستی کو ایک جگہ بیان فرمایا یعنی جھوٹ اور شرک کو اکٹھا فرمایا۔ یہ دو باتیں جس میں جمع ہو جائیں یا صرف جھوٹ ہی بولنے والا ہو تو وہ مشرک ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان کے دعوے کے ساتھ جھوٹ ہے تو ہر ایک جانتا ہے کہ یہ غلط بیانی ہے اور بڑا واضح نفاق ہے۔ یعنی اس طرح انسان جھوٹ بول کر اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بجائے شرک کے زیادہ قریب ہو رہا ہوتا ہے۔ منہ سے بیشک یہ دعویٰ ہے کہ میں مومن ہوں لیکن عمل اس کی نفی کر رہا ہوتا ہے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج (۔) کی اکثریت جھوٹ اور سچ کے اس فرق کو بھول بیٹھی ہے۔ پس آج اگر احمدیوں نے اس کے خلاف جہاد نہ کیا، اپنے نفس اور اپنے ماحول کو اس سے پاک کرنے کی کوشش نہ کی تو ایک ایسا داغ دل میں لگانے والے بن جائیں گے جس کا حضرت مسیح موعود کی جماعت سے اور (۔) سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود تو اصلاح کے لئے آئے تھے، شریعت کے قیام کے لئے آئے تھے، اللہ تعالیٰ کا رنگ چڑھانے کے لئے آئے تھے۔ اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرتے ہوئے آپ کی اتباع میں آئے تھے۔ اگر ہم میں بھی جو آپ کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں جھوٹ قائم رہے گا تو شریعت کا قیام کس طرح ہوگا؟ یہ جتنے دعوے ہم کر رہے ہیں یہ کس طرح پورے ہوں گے؟ پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم دوسروں کو دیکھیں ہم میں سے ہر ایک کو اپنے پر نظر ڈالنی چاہئے کہ کس حد تک ہماری اصلاح ہو رہی ہے۔

آنحضرتؐ نے منافق کی تیسری علامت یہ بتائی کہ جب عہد کرے، معاہدے کرے تو غدّاری کرتا ہے۔ اُن کو ایفاء نہیں کرتا۔ بدعہدی کرتا ہے۔ آج کل دنیا میں یہی حالات ہیں۔ کاروباروں میں بدعہدی ہے۔ روزمرہ کے معاملات میں بدعہدی ہے۔ قومی سطح پر اتنی بدعہدی ہے کہ اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ایک تجارت کا معاہدہ کرتے ہیں اور اس میں اتنی خیانت اور بدعہدی ہے کہ تصور سے باہر ہے۔ کسی نے مجھے بتایا بلکہ ایک کاروبار کرنے والے نے ہی بتایا کہ پاکستان سے ہم جو اچھا باسمتی چاول دنیا کو بھیجتے ہیں اُس کے درمیان میں ہم نے ایک ایسا طریقہ رکھا ہوا ہے جس میں اِری جو باسمتی چاول نہیں ہوتا، موٹے چاول کی ایک قسم ہے لیکن اتنا موٹا بھی نہیں ہوتا' وہ اس طریقے سے ڈالتے ہیں کہ کسی کو پتہ بھی نہ چلے۔ اور یہ کوئی پرواہ نہیں کہ اگر پتہ لگ جاتا ہے تو اس سے ان کی تجارت پر بھی اثر پڑے گا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ملک کی بدنامی ہوگی۔ پھر اسی طرح اور بہت سے کام ہیں جو کئے جاتے ہیں۔ یعنی یہ صرف بدعہدی نہیں ہے بلکہ خیانت بھی ہے، جھوٹ بھی ہے۔ صرف چار پیسے کمانے کے لئے یہ بدعہدی کر رہے ہوتے ہیں۔ اور جس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو رہے ہیں، انہوں نے کیا توقع آپ سے رکھی ہے۔ انہوں نے تجارت میں تو سوال ہی نہیں جنگی معاہدات میں بھی اور عام معاہدات میں بھی اپنا کیا اسوہ قائم کیا ہے اور کس طرح باریکی سے اس کو پورا فرمایا کہ دنیا کے کسی معاہدے میں بھی اس کی مثال نہیں ملتی۔ مثلاً صلح حدیبیہ کا معاہدہ جب ابھی لکھا جا رہا تھا، زبانی شرطیں طے ہو رہی تھیں تو مکّہ سے آنے والے ایک صحابی کو آپ نے کفار کے مطالبے پر واپس بھجوا دیا۔ آپ نے انہیں یہ نہیں کہا کہ

ابھی تو شرائط نہیں لکھی گئیں اس لئے واپس نہیں جائے گا۔لیکن کیونکہ زبانی ہو چکا تھا، لکھی جارہی تھیں آپ نے فرمایا ٹھیک ہے تم واپس جاؤ، جب کہ آپؐ کو علم بھی تھا کہ اس کے واپس جانے سے اس کی جان کو بھی خطرہ ہے۔تو یہ تھے آپ کے معیار۔پس آج آپؐ کے غلامِ صادق کے غلاموں نے بھی ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔(پھر ایک دفعہ آپ) بازار میں جارہے تھے۔آپؐ نے ایک ڈھیری پر ہاتھ ڈالا جو گندم کی یا مکئی کی تھی تو بیچ میں آپ کو گیلی گندم نظر آئی۔ آپؐ نے کہا تم یہ دھوکہ دے رہے ہو اور ایک مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا۔تو ہم نے اس قسم کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔تب ہی اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان ہوتے ہوئے ہم حقیقی نصیحت کرنے والے بن سکیں گے۔

پھر ایک علامت منافق کی یہ ہے کہ بحث کرتے ہیں تو فحش کلامی کرتے ہیں، گالم گلوچ پر آجاتے ہیں۔اب یہ خصوصیت آج کل ہم اپنے مخالفین میں دیکھتے ہیں کہ کتنی زیادہ ہے؟ اس کا ہر وہ ٹی وی چینل اور ویب سائٹ خود اظہار کر رہے ہیں جو جماعت کے خلاف چل رہے ہیں۔پس ایک احمدی کا فرض ہے کہ اس بات سے بچیں۔یہ جو نشانی ہے جس کا مخالفین کی طرف سے اظہار ہو رہا ہے یہ انہی کا حصہ ہے۔ایک احمدی کو اس سے ہمیشہ بچنا چاہئے اور کبھی سختی کا جواب اس رنگ میں نہیں دینا چاہئے جس سے گالم گلوچ یا فحش کلامی کی صورت پیدا ہو جائے۔ہمارے سامنے ہمیشہ وہ اسوہ ہونا چاہئے جو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا۔اور پھر آپ کے غلامِ صادق، مسیح الزمان نے ہمیں دکھایا کہ منہ پر لوگ آپ کو برا بھلا کہتے رہے لیکن کبھی اُس رنگ میں جواب نہیں دیا بلکہ صَرفِ نظر ہی فرمایا۔آپؐ تو رحمت للعالمین تھے۔آپ سے تو ہر ایک کو صرف نرمی ہی نہیں بلکہ سختی کے جواب میں بھی رحمت ملی ہے۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان بیماریوں سے محفوظ رکھے جو ایمان کو برباد کرنے والی ہیں اور معاشرے کے امن کو برباد کرنے والی ہیں۔ہم ہمیشہ حقیقی رنگ میں تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ (۔) پر عمل کرنے والے ہوں۔

آج بدقسمتی سے (۔) کی اکثریت میں انہی بیماریوں کی وجہ سے (۔) کی بدنامی ہو رہی ہے۔یہ جھوٹ اور امانت میں خیانت اور معاہدوں کا پاس نہ کرنا، اُن کو آنر (Honour) نہ کرنا، یہی چیز ہے جس نے ملکوں کے امن برباد کر دیئے ہیں۔اکثر (۔) ملکوں کے اندر حکومتوں اور سیاستدانوں اور عوام کے درمیان جو جنگ کی صورت پیدا ہوئی ہوئی ہے وہ اسی نفاق کا نتیجہ ہے جس کی نشاندہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔(۔) ملکوں میں جو نفاق پیدا ہوا ہے اس سے فائدہ اٹھا کر غیر مسلموں کو (۔) کے خلاف بیہودہ گوئیاں کرنے اور بدنامی کا موقع مل رہا ہے۔ اسرائیل کے ایک اخبار میں ایک یہودی نے ایک کالم لکھا کہ (۔) کی تعلیم تو امن پسند ہے ہی نہیں اور ان (۔) کے جو عمل ہیں اس سے یہ واضح ہے کہ (۔) کی تعلیم اس کے خلاف ہے۔لکھتا ہے کہ اگر امن کی تعلیم ہے تو یا یہودیت میں ہے یا عیسائیت میں ہے اور اگر (۔) میں کہیں امن کی کوئی بات ہوتی نظر آتی ہے تو وہ ایک بہت تھوڑی اقلیت ہے جو امن کی بات کرتے ہیں۔تو یہ کتنا بڑا المیہ ہے۔وہ لوگ جن کی تعلیم میں واضح طور پر سختی کی تعلیم لکھی گئی ہے (۔) کے عمل کی وجہ سے (۔) کی تعلیم پر اعتراض کر رہے ہیں اور انگلی اٹھا رہے ہیں۔ہم احمدی اس بات پر تو خوش نہیں ہو سکتے کہ ایک محدود اقلیت سے احمدیوں کی طرف اشارہ ہے یا ایک گروپ (۔) کی طرف بھی ہے تو ہم اس بات پر خوش ہو جائیں کہ چلو ایک اقلیت گروپ جو ہے وہ بدنام نہیں ہے اور امن کی بات کر رہا ہے۔ ہماری خوشی تو تب ہوگی جب (۔) کی اکثریت کے متعلق یہ کہا جائے کہ یہ (۔) کی تعلیم کی وجہ سے محبت، پیار اور امن کا پیغام دینے والے ہیں۔(۔) کی تعلیم پر یہ گھناؤنا الزام ہے جو ان لوگوں نے لگایا ہے اور لگا رہے ہیں اور لگاتے چلے جارہے ہیں اور (۔) کو اس کی کوئی فکر نہیں۔ہمارے لئے تو یہ انتہائی تکلیف دہ امر ہے۔ہماری خوشی جیسا کہ میں نے کہا، ایک احمدی کی خوشی تو اس وقت ہوگی جب دنیا یہ کہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم امن، پیار اور محبت کی تعلیم ہے۔اور صرف یہی تعلیم ہے جو اس قدر خوبصورت تعلیم ہے کہ جس کے بغیر دنیا میں امن قائم ہی نہیں ہو سکتا۔

پس آج ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُمّتِ (۔) کو بھی عقل دے اور وہ حقیقی رنگ میں خیرِ امت بننے کا حق ادا کرنے والے بنیں اور ہم بھی حقیقی رنگ میں اپنا فرض ادا کرنے والے بن سکیں۔

گزشتہ خطبے میں مَیں نے ایک حوالہ پیش کیا تھا۔اُس کی وضاحت بھی مَیں کرنا چاہتا ہوں۔وہ ابولہب کا حوالہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے توہین کا سلوک کرتا تھا کہ اس کی وجہ سے اس کو بھیڑیوں نے چیر پھاڑ دیا۔اس میں ایک غلطی تھی جس کی اصلاح آج کرنا چاہتا ہوں۔ عموماً تو میں قرآن اور حدیث، حضرت مسیح موعود کے حوالے خود بھی چیک کر لیتا ہوں یا چیک کروا لیتا ہوں۔لیکن ہمارے لٹریچر میں یہ مضمون ہمارے علماء میں سے ایک نے لکھا تھا تو اس میں سے مَیں نے لے لیا۔خیال تھا کہ صحیح حوالہ ہوگا لیکن بہرحال اس میں غلطی ہے۔لیکن یہ غلطی بھی ایسی ہے جو اس لحاظ سے بہتر ثابت ہو رہی ہے کہ اس کا تعلق ابولہب سے نہیں بلکہ اس کے بیٹے عتیبہ کی ہلاکت سے ہے (جو خود بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کیا کرتا تھا)۔اس کی تفصیل یہ ہے کہ روح المعانی میں ایک روایت میں یہ ہے کہ ابولہب کی ہلاکت کے بارے میں سورۃ لہب کی پیشگوئی غزوہ بدر کے سات دن بعد پوری ہوئی اور وہ طاعون جیسی بیماری السر سے ہلاک ہوا اور تین دن اس حال میں رہا کہ اس سے بو آنے لگی۔اس کے خاندان والوں نے ذلت سے ڈر کر ایک گڑھا کھود کر اس کو ایک لکڑی کے ساتھ دھکیل کر اس میں گرا دیا اور پھر اس کے اوپر پتھر پھینک کر اس گڑھے کو پُر کر دیا۔تو اللہ تعالیٰ نے اس توہین کا یہ بدلہ لیا۔اور ایک روایت تاریخِ طبری کی یہ بھی ہے کہ اُس کو ایک ایسے پھوڑے میں مبتلا کیا جس کی وجہ سے وہ مر گیا۔اور اس کے دونوں بیٹوں نے دو یا تین راتوں تک اسے نہ دفنایا یہاں تک کہ لاش گھر میں سڑنے لگی۔بُو آنے لگی اور پھر اس کو بُو سے ہی دفنا دیا گیا۔ بہرحال انجام اُس کا بھی بُرا ہوا اور ساتھ اس کے بیٹے عتیبہ کا انجام بھی برا ہوا۔

بہرحال مَیں یہ کہہ رہا ہوں کہ غلطی کی وجہ سے ایک کی بجائے دو (ابولہب اور عتیبہ کے بارہ میں) روایتیں مل گئی ہیں۔عتیبہ کا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اُمّ کلثوم سے ہوا تھا۔ایک روایت میں آتا ہے کہ وہ سفرِ شام پر جانے سے پہلے آنحضرتؐ کی ایذا رسانی کی غرض سے آپ کے پاس گیا اور کہا مَیں سورۃ نجم کا انکاری ہوں پھر ازراہِ تحقیر و توہین آپ کے سامنے تھوک کر آپ کی صاحبزادی کو طلاق دی۔تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کچھ نہیں کہا بلکہ اس کے خلاف بددعا دی اور اسی سفر میں وہ بھیڑیئے یا شیر کے پھاڑنے سے ہلاک ہو گیا۔بہرحال یہ روایت تو اور بھی جگہوں سے مل رہی ہے۔

خطبہ کے علاوہ تیسری بات جو ہے وہ یہ ہے کہ ابھی نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ پڑھاؤں گا جو مکرم رشید احمد بٹ صاحب ابن مکرم میاں محمد صاحب مرحوم لاہور کا ہے۔ان کی 18/اکتوبر 2010ء کو 71 سال کی عمر میں بعارضہ قلب وفات ہوئی۔(۔) آپ 28/مئی 2010ء کو دارالذکر میں تھے اور ان کے بھی ٹانگ پر گولی لگی تھی۔زخمی ہوئے تھے۔ریسکیو والے آپ کو ڈسٹرکٹ ہسپتال میں چھوڑ آئے جہاں وہ ایک روز داخل رہے۔ان کا خون زیادہ بہہ گیا تھا، بہت زیادہ کمزوری ہو گئی تھی، اس وجہ سے دل پر بھی اس کا اثر پڑا۔آپ کی جماعتی خدمات یہ ہیں کہ سیکرٹری رشتہ ناطہ، سیکرٹری اصلاح و ارشاد، زعیم انصار اللہ رہے۔نہایت نیک، تہجد گزار، صاحب رویا و کشوف اور خدمتِ خلق اور دعوتِ الی اللہ کا بھرپور جذبہ رکھنے والے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔آپ کو ہومیوپیتھی سے بھی لگاؤ تھا۔اپنے گھر میں میڈیکل کیمپ لگا کر لوگوں کو فیض پہنچایا کرتے تھے۔اور ہزاروں لوگوں نے آپ سے فیض پایا۔خلافت سے بڑا وفا کا تعلق تھا۔اپنی ہر کامیابی کو خلیفۂ وقت کی دعاؤں کی طرف منسوب کر دیا کرتے تھے۔

28/مئی کے واقعہ کے بعد انہوں نے اپنا ایک کشف سنایا کہ میں نے ایک اُڑن کھٹولا دیکھا جو فضا میں پھرتا جارہا تھا تو میں نے خواہش کی کہ دیکھوں اس میں کیا ہے؟ تو وہ اُڑن کھٹولا میرے اوپر ٹیڑھا ہو گیا۔اور مَیں نے اس میں دیکھا کہ ستارے جھلمل جھلمل کر رہے ہیں اور کافی دیر تک میرے سامنے رہے۔پھر اس کے بعد وہ اُڑن کھٹولا آسمان کی طرف چلا گیا۔کہتے ہیں میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ یہ شہداء ہیں جو لاہور کی (۔) میں 28/مئی کو جان دے کر اَمر ہو گئے۔کہتے ہیں کہ کچھ دن بعد جب خطبہ میں مَیں نے ذکر کیا تو ان کو مزید تسلی ہوئی۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کے لواحقین کو صبر اور حوصلہ دے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خداوند کریم کے فضل و کرم سے خاکسار کے نواسے حسیب احمد اور نواسی ناعمہ ناصر کی تقریب آمین مورخہ 6مارچ 2011ء کو بیت الذکر نارووال شہر میں منعقد ہوئی۔ جس میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دونوں بچوں سے قرآن مجید کی چند آیات سن کر دعا کروائی۔ قرآن مجید پڑھانے کی سعادت بچوں کی والدہ محترمہ خالدہ نجیب صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا منیر احمد ناصر صاحب مربی ضلع نارووال کو حاصل ہوئی۔ حسیب احمد نے 2سال قبل قرآن مجید ناظرہ کی پڑھائی مکمل تھی جبکہ ناعمہ ناصر واقفہ نو نے بعمر 7سال حال ہی میں قرآن مجید ناظرہ کی پڑھائی مکمل کی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو خادم دین بننے کے ساتھ والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ وشمہ مریم نے مورخہ 24فروری 2011ء کو 4سال 8ماہ کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ اس کی آمین کی تقریب سعید مورخہ 23مارچ 2011ء کو منعقد کی گئی جس میں محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت عزیزہ کی والدہ کے حصہ میں آئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو نور قرآن سے اس کو منور کرے اس کی برکت سے دین و دنیا کی حسنات سے نوازے نیز قرآن کو زیادہ سے زیادہ پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم ہارون الرشید فرخ صاحب مربی سلسلہ چہان ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے احد رحیم نے مورخہ 11مارچ 2011ء کو سات سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا جس کے بعد اس کی تقریب آمین منعقد کی گئی خاکسار نے بچے سے قرآن کریم کے مختلف حصے سنے اور دعا کروائی۔ بچے کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ کے حصہ میں آئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآنی علوم سے منور فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم خالد احمد بھٹی صاحب معلم وقف جدید تلے عالی ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت کے 5بچوں شاہد یونس ابن مکرم محمد یونس صاحب مرحوم، یاسر محمود ابن مکرم ناصر محمود ناصر صاحب، سمیر احمد ابن مکرم ناصر محمود ناصر صاحب، طلال احمد ابن مکرم فیصل انصار صاحب، مسکان عمران بنت مکرم محمد عمران صاحب نے پہلی مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کیا ہے۔ مورخہ 15مارچ 2011ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مکرم امیر صاحب ضلع نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی اور انعامات بھی تقسیم کئے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو نور قرآن سے منور فرمائے اور انہیں نیک سیرت کرے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم شیخ فیضان کریم الدین صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ بینش وسیم صاحبہ مورخہ 18فروری 2011ء کو خاکسار نے جمعہ کی نماز کے بعد کیا۔ مورخہ 19فروری کو مقامی میرج ہال بہاولنگر شہر میں تقریب رخصتی ہوئی۔ اس موقع پر خاکسار نے دعا کروائی۔ دلہن میرے بھائی مکرم شیخ وسیم الدین صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر کی بیٹی ہے۔ مورخہ 20فروری کو رات کے وقت دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ مکرم شیخ فیضان کریم الدین صاحب الیکٹریکل انجینئر ہیں اور آجکل Telenor میں بمقام ملتان تعینات ہیں اس سے قبل وہ اسلام آباد میں سروس کر رہا تھا۔ احباب سے اس رشتہ کے مبارک ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔

نکاح وتقریب رخصتانہ

مکرم فہیم احمد صاحب پشاور روڈ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ عائشہ رفعت صاحبہ گولڈ میڈلسٹ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم شعیب ندیم صاحب ولد مکرم ندیم احمد صاحب ملتان مورخہ 29/اکتوبر 2010ء کو ایوان توحید راولپنڈی میں مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی ضلع راولپنڈی نے مبلغ ایک لاکھ بتیس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ مکرم شعیب ندیم صاحب مکرم حضرت بابو اکبر علی صاحب آف سٹار ہوزری قادیان رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ مکرمہ عائشہ رفعت صاحبہ مکرم محمد انعام اللہ صاحب آف ملتان کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب برادر اصغر مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل لاریٹ کی نواسی ہے۔ 30/اکتوبر کو مقامی ہوٹل میں تقریب رخصتی ہوئی جس میں مکرم ملک عبدالرحیم صاحب ہومیو پیتھک ڈاکٹر لاہور نے دعا کروائی۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم شریف احمد صاحب کلو پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ حال کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب کلو مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ نمبر 431ج۔ب بھوانہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا پوتا عزیزم عامر فاروق ولد مکرم چوہدری ظفر محمود صاحب شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ لاہور بعمر 22سال 6ماہ دماغ کی شریان پھٹنے کی وجہ سے صرف تین دن بیمار رہنے کے بعد مورخہ 21مارچ 2011ء کو جنرل ہسپتال لاہور میں بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ مکرم چوہدری منور احمد صاحب امیر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے مورخہ 22مارچ کو صبح 10بجے احمدیہ قبرستان چک 431ج۔ب بھوانہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد تدفین مکرم مبشر احمد صاحب مربی سلسلہ چک نمبر 433ج۔ب دھیرو کے نے دعا کروائی۔ مرحوم بہت نیک نمازوں کے پابند اپنوں اور غیروں میں ہردلعزیز خوبصورت صحت مند نوجوان اور یونیورسٹی کے طالب علم تھے۔ مرحوم الیکٹرانک ڈپلومہ حاصل کرنے کے بعد اب ''بی ٹیک آنرز'' کا دو سالہ کورس کر رہے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے والدین اور بہن بھائیوں کو یہ عظیم سانحہ برداشت کرنے کی اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائے۔ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔ آمین

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔لوہا مارکیٹ
لنڈا بازار۔لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویئر بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی وڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروزپور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
1954 NASIR ناصر 2010
دنیائے طب کی خدمات کے 56 سال
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 53سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھرا، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
خورشید 1958
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

جرمن وفرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بےضرر زوداثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کرسکتے ہیں۔
رعائتی قیمت = 25ML 30/- روپے 120ML 100/- روپے
GHP-55/GH: ایمرجنسی ٹانک — گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی، لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے
GHP-319/GH: امراض معدہ — بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے
GHP-324/GH: اسہال۔پیچش — ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔
GHP-354/GH: نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔
GHP-383/GH: حلق و گلے کے امراض، گلے و ٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔
GHP-391/GH: خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399 ,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

ربوہ میں طلوع وغروب 5 اپریل

طلوع فجر	4:26
طلوع آفتاب	5:50
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	6:32

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ڈیجیٹل پاور کلر ڈاپلر الٹرا ساؤنڈ
جدید آپریشن تھیٹر و لیبر روم
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس کے ساتھ
بچے کی پیدائش ہو یا کسی بھی قسم کا آپریشن
Fetal Doppler detector اور CTG دوران
حمل بچے کے دل کی دھڑکن معلوم کرنے کیلئے
پیدائش کے تمام مراحل میں لیڈی ڈاکٹر کا Cover
پرائیویٹ روم۔ AC روم اٹیچڈ باتھ مریضوں کیلئے جدید لفٹ کا انتظام
خصوصی رعایتی پیکیج
بروز اتوار پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
0476213944
03156705199
یادگار چوک ربوہ

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
GM
میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
میرک ضلع اوکاڑہ 044-2003444-2689125
طالب دعا
میاں غلام صابر
0345-7513444
0300-6950025

الاحمد کیمبرج اکیڈمی
رجسٹرڈ/منظور شدہ
(الحاق شدہ فیصل آباد بورڈ)
• نرسری تا میٹرک، سائنس و آرٹس، انگلش میڈیم/اردو میڈیم
• برائے طلباء و طالبات علیحدہ سیکشن/علیحدہ عمارت (پورشن)
• گزشتہ 20 سال سے والدین کے اعتماد کا حامل ادارہ
• 10th,9th,8t,5th کے (بورڈ کے) بہترین نتائج
محنتی، تعلیم یافتہ اور تجربہ کار سٹاف
داخلہ 28 مارچ سے باقاعدہ کلاسز 2 اپریل سے
مزید معلومات: 17/11 دارالصدر جنوبی فون 6212407، موبائل: 0331-7782621

Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
دلہن جیولرز
طالب دعا
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

MJ
میاں غلام رسول جیولرز
044-2689055 میرک ضلع اوکاڑہ
جماعت کے مربیان اور واقفین نو کیلئے زیورات بغیر مزدوری اور پالش کے تیار کر کے دیئے جاتے ہیں
طالب دعا: میاں غلام الرحمٰن
میاں عبدالمنان
0334-4552254-0345-4552254
0346-7434015

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-37656300-37642369
-37381738 Fax:7659996
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

محبت سب کیلئے ☆ نفرت کسی سے نہیں
مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی جدید اور فینسی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز
صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: عبدالستار، عمیر ستار
فون شوروم: 052-4592316 فون رہائش: 052-4292793
موبائل: 0300-9613255-6179077
Email:alfazal@skt.comset.net.pk

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک باعتماد ادارہ
ویزہ پروٹیکٹر، ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
وزٹ ویزہ اور امیگریشن ویزہ کی معلومات اور فارم پر کروانے کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

UNIVERSAL ENTERPRISES
174 Loha Market
Landa Bazar Lahore
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products HR, CR, GP coils & Sheets
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal
S/O Mian Mubarik Ali (Late)
Tell: +92-42-37379311,
universalenterprises1@hotmail.com
Cell: 0300-4005633, 0300-4906400

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب چٹوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں باعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم چٹوکی 047-6214510- 049-4423173

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی،
ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، ہیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر
ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجئے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

wallstreet
EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH SpeedRemit CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

خوشخبری
مکمل ڈش مع ریسیور
-/4000 روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکرو ویو اوون، کوکنگ رینج،
ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

بلڈنگ کنسٹرکشن
خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ
سٹینڈرڈ بلڈرز کی ماہر اور تجربہ کار ٹیم کی زیر نگرانی لاہور میں اپنے گھر/پلازہ/ملٹی سٹوری بلڈنگ کی تعمیر لیبر ریٹ بمعہ میٹریل مناسب ریٹ پر کرائیں۔
رابطہ: کرنل (ر) منصور احمد طارق، چوہدری نصر اللہ خان
0300-4155689, 0300-8420143
سٹینڈرڈ بلڈرز ڈیفنس لاہور
042-35821426,35803602,35923961

پاکستان الیکٹرونکس
تمام کمپنی کی LCD/LEDTV "19 "22 "24 "26 "32 "40 "42 "46 "55 ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
امپورٹڈ کچن ہوب اور کچن ہڈ کی مکمل ورائٹی اس کے علاوہ سپلٹ اے سی فریج فریزر، واشنگ مشین مائیکرو ویو اوون،
نیز انسٹنٹ گیزر، 6 لیٹر، 8 لیٹر، 10 لیٹر، 12 لیٹر اور 20 لیٹر نہایت ہی کم قیمت پر دستیاب ہیں۔
جنریٹر تمام سائز پٹرول ڈیزل اور گیس میں دستیاب ہیں 1-KVA سے 5KVA
042-35124127,042-35118557 Mob:0321-4550127
طالب دعا: مقصود اے ساجد
26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ کلٹس
خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا
داؤد احمد، محمد عباس احمد
محمود احمد، ناصر الیاس
13-KA آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

FD-10